دینی مدارس کی اسناد سے متعلق حکومت کے نام
اتحادِ تنظیمات مدارس دینیہ کا تیار کردہ چارٹر اور تجاویز

حکومت کی یہ خواہش تھی کہ دینی مدارس کی تنظیمات اپنے نصاب میں عصری مضامین (انگلش، ریاضی، جنرل سائنس، کمپیوٹر اور مطالعہ پاکستان وغیرہ) کو شامل کر دیں، ہم نے اپنی ضرورت کے تحت، کسی دباؤ یا ترغیب وترہیب کے بغیر، رضا کارانہ طور پر میٹرک کی سطح تک ان مضامین کو اپنے نصاب میں شامل کر دیا ہے، لیکن حکومت کی طرف سے بعض بنیادی اقدامات کی صورت میں ہمارے اس اقدام کی جو پذیرائی ہونی چاہیے، وہ نہیں ہوئی۔ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں، اس میں حکومتِ پاکستان اپنے دائمی دشمن ہندوستان کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے جامع مذاکرات (Composite Dialogue) کا ڈول ڈال چکی ہے اور اس کے لیے باہمی اعتماد کی بحالی کے اقدامات (Confidence Building Measures) کا آغاز بھی کر چکی ہے۔ الحمدللہ علیٰ احسانہ ہم اور ہمارے ایک ملین سے زائد طلبہ اس ملک کے باوقار، وفادار اور جانثار شہری ہیں، تو کیا ہمارا یہ حق نہیں بنتا کہ حکومتِ پاکستان اپنے اور ہمارے درمیان بحالیٔ اعتماد کے لیے فیصلہ کن اقدامات کرے۔ ذیل میں ہم اپنے مسائل اور جن امور پر ہمیں تشویش ہے، ان کی نشان دہی کر رہے ہیں، ہمارا ایک اہم اور بنیادی مسئلہ ہماری پانچ تنظیمات کے تمام درجات کی اسناد کی منظوری ہے اور اس کے لیے جو قانونی طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں:

(۱) ہماری پانچ تنظیمات کو Examining University کا الگ الگ چارٹر دیا جائے، اس کے لیے سہل اور قابلِ عمل طریقۂ کار یہ ہے کہ جب اسمبلی کا اجلاس جاری نہ ہو تو صدرِ مملکت اس کا آرڈی ننس جاری کر دیں، بعد میں پارلیمنٹ ایکٹ کی صورت میں اس کی منظوری دے دے۔ گزشتہ ۱۵ سالوں میں ملک میں صدر اور مختلف صوبائی گورنرز کی طرف سے اسی نہج پر پرائیوٹ سیکٹر میں بیسیوں یونی ورسٹیوں کے چارٹر جاری کیے گئے ہیں، بعض کو بعد میں اسمبلیوں میں بل پیش کر کے باقاعدہ طور پر منظور کیا گیا اور بعض کو ایل۔ ایف۔ او کے Indemnity Bill میں تحفظ مل گیا۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن نے باقاعدہ تدریسی یونی ورسٹیوں کے لیے جو معیار مقرر کیا ہے (مثلاً یہ کہ اس کے پاس ۱۶۰ ایکڑ زمین ہو، بیس کروڑ روپے نقد وغیرہ) ان میں سے ایک یونی ورسٹی بھی اس معیار پر پورا نہیں اُترتی، بعض بنگلوں میں اور بعض فلیٹوں میں اپنے کیمپس چلا رہی ہیں، لہٰذا ہمارے ملک میں یہ صوابدیدی اختیارات (Discretionary Pcwers) صرف ناپسندیدہ اشخاص یا ادارے (Persona Non-Granta) کا راستہ روکنے کے لیے ہوتے ہیں۔ لیکن محض امتحانی یونی ورسٹی (Examinimg University) جو تدریس کا بار اپنے ذمے لیے بغیر قائم ہوتی ہے، اداروں کا الحاق کرتی ہے، مختلف درجات کا نصاب مقرر کرتی ہے، نیز امتحان لیتی ہے اور اسناد (Certificates) اور شہادات (Degrees) جاری کرتی ہے، اس پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ نیز یہ امر بھی واضح ہے کہ کسی بھی یونی ورسٹی کی جاری کردہ

شہادہ (Degree) نہ تو حکومت پر حامل شہادت (Degress Holder) کے لیے روزگار فراہم کرنے کی لازمی پابندی عائد کرتی ہے اور نہ ہی ایسا ہوتا ہے، سب کو کھلے میدان (Open Market) میں مسابقت (Competition) کر کے اپنی اہلیت ثابت کرنی ہوتی ہے۔ اگر حکومت کو ہمارا یہ جائز مطالبہ کسی خاص وجہ سے منظور نہ ہو تو پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی نہج پر ہماری پانچ تنظیمات کے پرائیوٹ سیکٹر میں خودمختار بورڈز کی منظوری دے دے۔ جن کا طریقہ کار وہی ہوگا، جو ''امتحانی یونی ورسٹی'' کا درجہ دینے کے لیے تجویز کیا گیا ہے۔

حکومت جب بھی اصولی طور پر ہمارا مطالبہ تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جائے، ہم انشاء اللہ العزیز ایک ہفتے کے اندر مجوزہ آرڈی ننس/ایکٹ کا ماڈل ڈرافٹ تیار کر کے حکومت کو دیدیں گے اور اس میں یونی ورسٹی چارٹر یا بورڈ کے سارے اعمال (Functionaries)، عہدیداران، مجالسِ نصاب (Boards of Studies)، نظامِ امتحان (Examination Sysetm)، ہیئتِ مقتدرہ، شعبۂ مالیات (Finincial Management) الغرض تمام امور بالکل متعین اور واضح ہوں گے۔

(۲) مندرجہ بالا قطعی، محکم اور غیر مبہم اقدامات حتمی منظوری کے مراحل تک پہنچنے کے عبوری عرصے میں ہائر ایجوکیشن کمیشن اپنا ایک وضاحتی حکم نامہ و تصریح نامہ (Notification) ملک کی تمام یونی ورسٹیوں کو جاری کرے، جس میں اس امر کی قطعی صراحت ہو کہ ہماری ''شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ'' کی ڈگری جو ''ایم۔اے عربی و اسلامیات'' کے مساوی تسلیم کی جا چکی ہے، اس پر پاکستان کی یونی ورسٹیوں سے سندِ معادلہ (Equalance Certificate) لینے کی ایک قدغن بلا سبب عائد ہے، اسے فوری طور پر اٹھا لیا گیا ہے اور یہ کہ جس طرح ہر یونی ورسٹی کی شہادۃ (Degree) اپنا ثبوت خود ہے، ہماری شہادۃ کی بھی وہی حیثیت تسلیم کر لی گئی ہے، علیٰ ھذا القیاس، ''شہادۃ العالیۃ''، جو ''بی۔اے'' کے مساوی ہے، اس کی مسلمہ حیثیت کو بھی مبرہن (Notify) کیا جائے۔

اسی طرح انٹر بورڈ چیئرمین کمیٹی (Inter Boards Chairmen Comittee) کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنی ایک باقاعدہ میٹنگ میں، جس میں ہماری تنظیمات کے نمائندے بھی شریک ہوں، ہماری ''ثانویہ عامہ'' مساوی میٹرک اور ''ثانویہ خاصہ'' مساوی انٹرمیڈیٹ کی اسناد کو تسلیم کرنے کا باقاعدہ فیصلہ کریں اور اسے باقاعدہ مشتہر (Notify) کریں۔

(۳) حکومت سرکاری گزٹ میں ایک نوٹی فیکشن کے ذریعے باقاعدہ یہ اعلان کرے کہ کسی دینی مدرسہ/دارالعلوم/جامعہ کو نہ تو سرکاری تحویل میں لیا جائے گا اور نہ اس کے امور میں کوئی مداخلت کی جائے گی۔

(۴) اگر کسی ادارے کے سربراہ کا کوئی معاملہ حکومت کی نگاہ میں مشتبہ ہو تو مسلمہ دینی قومی اور بین الاقوامی عدالتی معیارات کے مطابق اس کی تحقیق و تفتیش کرے، بصورتِ عدمِ ثبوت الزام واپس لے، کیونکہ جب عام شہریوں کے لیے کسی کی ہتکِ عزت (Defamation) جرم ہے، تو حکومت کو بھی اس قانون کا احترام کرنا چاہیے اور اگر کسی کا جرم عدالتی معیار کے مطابق ثابت ہو جائے تو قانون کے مطابق اس سے نمٹا جائے اور بہتر ہوگا کہ حکومت اس سلسلے میں ''اتحادِ تنظیماتِ مدارسِ دینیہ پاکستان'' کو اعتماد میں لے۔ لیکن بہر صورت اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ شخصِ معین اور شخصِ حکمی (یعنی دینی

مدرسہ/ دارالعلوم/ جامعہ) دو جدا چیزیں ہیں اور جس طرح ایک فرد کے قصور کی سزا دوسرے فرد کو دینا جائز نہیں، بعینہ کسی فرد کی سزا ادارے کو نہیں دی جاسکتی، یعنی کسی فرد کی غلطی کی بنیاد پر کسی ادارے کو بدنام کرنا، مطعون کرنا اور ہدفِ ملامت بنانا جائز نہیں، چہ جائے کہ اسے بند کرنے کی بات کی جائے۔

(۵) اگرچہ صدرِ اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب جنرل پرویز مشرف نے بارہا ہمارے ساتھ مجالس میں اور قومی سطح پر اپنے خطابات میں یہ واضح اعلان کیا ہے کہ حکومت دینی مدارس کے مثبت کردار (یعنی تقریباً ایک ملین افراد کی مکمل کفالت، دینی تعلیم وتربیت اور ملک میں شرحِ خواندگی کی افزائش) کا اعتراف کرتی ہے، لیکن اس کے باوجود اسٹیبلشمنٹ مختلف اقدامات کے ذریعے حکومت اور دینی مدارس کے درمیان بداعتمادی بلکہ تصادم کرانا چاہتی ہے، اس کی مثالیں یہ ہیں: (i) چیف ایڈمنسٹریٹر اوقات پنجاب کا ''مدرسہ غوث العلوم جامعہ رحیمیہ'' ریونیو اسٹیٹ نیو سمن آباد، لاہور کو مع اثاثہ جات سرکاری تحویل میں لینے کا نوٹیفکیشن (ii) ''جامعہ تجوید القرآن'' کارساز، شارع فیصل کراچی کو نیول حکام کا اپنے کنٹرول میں لینا اور دو سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس کے مالی اثاثہ جات (جو مجموعی طور پر تقریباً پانچ لاکھ روپے اور ایک ۱۵ سیٹر Toyota Hiace گاڑی ہے) بھی واگذار نہیں کیے۔ (iii) جامعہ فریدیہ اسلام آباد اور اس کے شعبہ بنات پر نصف شب کو چھاپہ مارنا وغیرہ۔

(۶) ایوانِ صدر میں صدرِ مملکت نے ایک اجلاس میں ہم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ آئندہ دینی مدارس پر دہشت گردی کے مبہم (Ambiguous) اور عمومی (Generalise) الزامات نہیں لگائے جائیں گے، لیکن اس کے باوجود وفاقی وزیرِ تعلیم اور وزیر اطلاعات کے بیانات شائع ہوتے رہے ہیں کہ سب مدارس تو نہیں، البتہ بعض مدارس دہشت گردی میں ملوث ہیں، تو یہ ''بعض'' کا لفظ بھی اسی ابہام اور عمومیت کی ایک قسم ہے، جس سے گریز کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا، کیونکہ غیر معین ومشخص بعض تو کسی کو بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

﴿قاری محمد حنیف جالندھری﴾
رابطہ سیکریٹری اتحادِ تنظیماتِ مدارسِ دینیہ پاکستان
رابطہ نمبر: 0300-6329788
Ooff:061-544440

﴿مفتی منیب الرحمٰن﴾
ترجمان اتحادِ تنظیماتِ مدارسِ دینیہ پاکستان
رابطہ نمبر: 0300-9285203
Res:021-8137800
Off:6314508

منجانب: (۱) تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان (۲) وفاق المدارس العربیۃ پاکستان (۳) وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان (۴) وفاق المدارس الشعیۃ پاکستان (۵) رابطۃ المدارس پاکستان